9934-کافر عورت کا مسلمان عورت کو دیکھنے کے حکم کی مزید وضاحت

سوال

آپ نے کہا تھا کہ کافر عورتوں کے لیے مسلمان عورت کو بغیر پردہ کے دیکھنا جائز ہے، لیکن میں مطمئن نہیں ہوئی، اس لیے کہ آپ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے کہ وہ ایک یہودی عورت کے سامنے آئی تھیں.

برائے مہربانی آپ موضوع کی مزید وضاحت کریں، کیونکہ میرے سسرالی رشتہ دار کفار ہیں؟

پسندیدہ جواب

سب تعریفات اللہ تعالی کے لیے ہیں،
اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد:

سوال کرنے والی آپ کی پردہ اور عزت و حشمت اور لباس کے متعلق، حتی کہ کافر عورتوں کے سامنے آنے کے متعلق آپ کی یہ حرص ایک ایسے دور میں جہاں شرم وحیاء کم ہو چکی ہے، اور غیرت نام کی چیز کمزور ہو کر رہ گئی ہے، یہ قابل ستائش ہے، اس پر آپ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے.

رہا یہ مسئلہ کہ کافر عورت کا مسلمان عورت کی جانب دیکھنا اور مسلمان عورت کا اس کے سامنے وہ کچھ ظاہر کرنا جو عادتا ظاہر ہوتا ہے، اس مسئلہ میں پہلے اور آج کے علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، آپ کو اس مسئلہ میں علماء کرام کے اقوال کا خلاصہ اور ہر قول کی دلیل سوال نمبر (2198) کے جواب میں ملے گی آپ اسکا مطالعہ کریں، اور آپ یہ ملاحظہ کرینگی کہ جس نے کافر عورت کا بغیر پردہ کے مسلمان عورت کو دیکھنا جائز کہا ہے اس کے پاس اس کی ایک سے زائد دلیل ہے.

لیکن یہاں ایک چیز کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے وہ درج ذیل ہے:

1-بلاشبہ سچے مومن کو جب کسی مسئلہ میں کوئی ایک شرعی دلیل مل جائے جو اس مسئلہ پر ظاہری اور واضح دلالت کرتی ہو

تو اس کے لیے اس دلیل پر عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے، اور اس پر عمل کے لیے دو یا اس سے زیادہ دلیلوں کا ہونا ضروری نہیں ہوتا.

2– یہ کہ جب کافر عورت امن والی نہ ہو اور اس سے خدشہ ہو کہ وہ مسلمان عورت کا وصف بیان کرتی پھرے گی، یا پھر اس کی عزت کے ساتھ کھیلے گی تو پھر مسلمان عورت کو اس سے احتراز کرتے ہوئے پردہ کرنا چاہیے، یا پھر اس جیسی عورت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کرے.

3– کافر عورتوں سے مسلمان عورت کا پردہ کرنے والا قول معتبر قول ہے، اور اس کی صحیح توجیح ہے، کئی ایک سلف رحمہ اللہ نے کافر عورت سے پردہ کرنے کا کہا ہے؛ اس لیے اگر مسلمان عورت اپنے دین کے لیے احتیاط چاہتی اور اس قول پر عمل کرنا چاہتی ہے تو وہ اس پر عمل کر سکتی ہے، اسے حق حاصل ہے.

اس کے ورع و تقوی، اور شبہات سے دور رہنے کی حرص رکھنے کی بنا پر اس کے لیے خیر کی امید کی جائیگی، لیکن اس کے شایان شان یہ نہیں کہ جو اس کی مخالفت کرے وہ اسکا انکار کرتی پھرے، کیونکہ علماء کرام کے مابین یہ اجتہادی مسئلہ ہے، اور خاص کر جب اس کافرہ عورت سے کوئی خطرہ نہ ہو.

4– عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے محرم مردوں یا مسلمان عورتوں کے سامنے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرنے میں وسعت نہ کریں، چہ جائیکہ کافر عورتوں کے سامنے، بلکہ وہی اعضاء ظاہر کریں جو عادتا ظاہر کیے جاتے ہیں، مثلا ہاتھ، گردن، بال، پنڈلیاں، اور پھر (شرم و حیاء تو ایمان کا ایک حصہ ہے).

اور سوال نمبر (6596) کے جواب میں اس کی مزید وضاحت اور فائدہ ہے، آپ اسکا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی کو ہی زیادہ علم ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.